Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
جلد ۷۴/۳۹ ہفتہ ۹ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۹ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۹ دسمبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۷۹

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے .... یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے۔ جو کہ سچے دل سے توبہ کرنیوالا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اُس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلّی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مَیں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر مَیں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدّم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۳۰)

"اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ مَیں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مُراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات۔ بلائیں بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۰)

عظیم الشان تاریخ

"اتنی بڑی عظیم الشان تاریخ آپ کے پیچھے کھڑی ہے جو آپ کو بقاء کی ضمانت دے رہی ہے۔ آپ کو یقین دلا رہی ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں آپ کی مخالف ہو جائیں۔ نتیجے کے لحاظ سے آپ لازماً غالب ہوتے چلے جائیں گے اور قوی تر ہو کر اُبھرتے چلے جائیں گے۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۸ دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۴)

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

ایسی تمام احمدی طالبات جن کو کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخلہ مل رہا ہو جہاں مخلوط تعلیمی نظام ہو کیلئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے قبل نظارت تعلیم کے توسّط سے حضور پُر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں اور منظوری کی صورت میں داخلہ لیں۔

اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لے چکی ہوں وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسّط سے حضور پُر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں

(نظارت تعلیم)

مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب میڈیکل آفیسر لاہور کو مورخہ ۲۳ نومبر بروز جمعرات اتفاق ہسپتال لاہور میں خدا تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے (ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی) کی پڑنواسی اور چوہدری محمد نصیر صاحب کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور نیک بنائے۔

عزیزہ عتیقہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اشرف بیگ صاحب سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی کا نکاح ہمراہ عزیزم محمود بیگ مرزا صاحب آف انگلینڈ ابن مکرم ایوب بیگ مرزا صاحب آف نیروبی افریقہ کے ساتھ بعوض ۵ ہزار برطانوی پونڈ مکرم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بیت الحمد مری روڈ میں ۲۰ اکتوبر کو پڑھا۔ یہ بچی مکرم مرزا معظم بیگ صاحب سابق انچارج دار الضیافت کی نواسی اور مکرم مرزا محمد صادق صاحب سابق کارکن وکالت تجارت کی پوتی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے اس تعلق کو بابرکت فرمائے۔

عیب شماری کی بجائے اپنی اصلاح کریں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

"عیب شماری کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ اپنی اصلاح بھی چاہیئے ہمیشہ کسی دوسرے کی عیب چینی سے پہلے اپنی گزشتہ عمر پر نگاہ ڈالو کہ ہم نے اتباع رسول پر کہاں تک قدم مارا اور اپنی زندگی میں کتنی تبدیلی کی ہے ایک عیب کی وجہ سے ہم کسی شخص کو بُرا کہہ رہے ہیں۔ کیا ہم میں بھی کوئی عیب ہے یا نہیں اور اگر اس کی بجائے ہم میں یہ عیب ہوتا اور ہماری کوئی اس طرح پر غیبت کرتا تو ہمیں بُرا معلوم ہوتا یا نہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے ایک شخص کو جھوٹا کہہ دیا۔ اس پر وہ بہت جھنجھلایا کہ اوہ! ہم جھوٹے ہیں۔ فرمایا۔ کیا اس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا جو اتنا ناراض ہو رہا ہے اسے چاہیئے تھا کہ اپنی پچھلی عمر کا مطالعہ کرتا اور دیکھتا کہ آخر کبھی تو مَیں نے جھوٹ بولا۔ اور خدا نے ہمیشہ ستاری کی ہے پس اب کسی کے کہنے پر مَیں کیوں اتنا ناراض ہو رہا ہوں۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۲۴)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ فتح ۱۳۶۸ ہش ۹ دسمبر ۱۹۸۹ء

تمام بنی نوع انسان سے محبّت

بھائی کا ذکر ہو یا بہن کا ذکر ہو تو ہم اس کے ساتھ یہ بھی کہنے میں لذّت محسوس کرتے ہیں کہ یہ میرا سگا بھائی ہے یا یہ میری سگی بہن ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ قرب کی انتہا ہے۔ اپنی ماں کا جایا بھائی یا اپنی ماں کی جائی بہن۔ باقی سب لوگ سگے رشتوں کے بعد آتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ کوئی سگا رشتہ دار اپنا نہ بنے یا کوئی غیر بھی سگے رشتہ داروں سے زیادہ محبت کا سلوک کرے۔ لیکن یہ مقولہ پھر بھی صدفی صد درست ہی رہے گا کہ اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں۔ یا جیسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ خون پانی سے گاڑھا ہوتا ہے۔

ایسا کیوں ہے۔ اس لئے کہ ہم اپنے اپنے خاندان سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس محبت کا اظہار لازمۂ حیات ہے۔ لیکن اس انسانی سوچ سے ذرا آگے نکل کر دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو اپنی عیال کہا ہے۔ اگر ہم سب اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں۔ اور اس طرح ہم سب ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں اور اس رشتہ داری کا واسطہ بھی اللہ تعالیٰ سے جُڑتا ہے۔ تو پھر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جسے ہم سگا پن کہتے ہیں کیا وہ اس سے بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ماں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی عیال کو ہم سب صحیح معنوں میں سگے کیوں نہ سمجھیں۔

حضرت سیدنا فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا ایک ارشاد یہاں پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

> "دیکھو! بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیّت دی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جبکہ سخت تپش ہو گی ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہوگی مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہو گی اور بہت سخت تپش ہوگی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہونگے ان میں وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ تعالےٰ کے لئے محبت کرتا ہوگا"

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کا مطلب یہی ہے کہ وہی ہمارا سب کچھ ہے۔ جیسے کہتے ہیں مائی باپ۔ اور یہی بات اس کی عیال سے محبت کی بنیاد ہے۔ پس ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے دنیاوی سگے رشتہ داروں سے محبت کے ساتھ ساری دنیا سے محبت کریں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ بھی ہمارے سگے ہیں۔ ہمارے اپنے ہیں۔ اور ہم ان کے ہیں۔

تُو تو میرا اپنا ہے
اُمیدوں کا سپنا ہے
آ جا مجھ سے مِل کے بَیٹھ
نام تو ایک ہی جپنا ہے

ابوالاقبال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بغتتہً وہ اگر گیا ہوگا
راکھ بن کر بکھر گیا ہوگا

مجھ کو خبروں سے مارنے والا
سرِ اخبار مر گیا ہوگا

لوگ جاتے ہیں اپنی مرضی سے
وہ برنگِ دگر گیا ہوگا

دیکھ کر میری مسکراہٹ کو
اس کا چہرہ اُتر گیا ہوگا

زرِ آواز لُوٹنے کے بعد
دن دھاڑے مُکر گیا ہوگا

اپنے انجام پر نظر کر کے
موت سے پہلے مَر گیا ہوگا

خشک پتّے کی طرح بالآخر
ایک جھونکے سے جھڑ گیا ہوگا

فاصلے اور بڑھ گئے ہوں گے
وہ ستمگر جدھر گیا ہوگا

اس نے دیکھا تو ہوگا آئینہ
لَوٹ کر جب وہ گھر گیا ہوگا

دِن چڑھے آنکھ کُھل گئی ہوگی
سارا نشہ اُتر گیا ہوگا

حبس کڑے دن کی بات کرتے ہو
وہ بھی آخر گزر گیا ہوگا

آؤ دریا کی سیر کر آئیں
کچھ تو پانی اُتر گیا ہوگا

چوہدری محمد علی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر - پنجاب یونیورسٹی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بطور

خطیب اعظم

نبی اُمی افصح العرب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت سے جس طرح قبائل عرب کو ایک امت ہونے اور مختلف لہجوں سے عبارت عربی زبان کو شہرت عام اور بقائے دوام رکھنے والی متحدہ زبان بننے کا موقع ملا۔ اسی طرح فصاحت و بلاغت اور خطابت عربی کو بھی ایک منفرد اور امتیازی مقام نصیب ہوا۔ عربی خطابت کو جو عروج و کمال اور مقبولیت و اہمیت بعثت نبوی سے میسر آئی وہ اسے عرب کے تمام خطباء سے بھی میسر نہ آسکی۔ جو حسن و رعنائی، صداقت و صفائی اور سلاست و روانی آپؐ کے اسلوب خطابت میں ہے اسے عرب کے تمام خطباء کے کمالات کے ساتھ تولا جائے تو اسلوب نبویؐ کا پلڑا بھاری رہے گا۔

عرب کے تمام فصحاء و بلغاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کی ستائش کی ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ عربی زبان و ادب کی تاریخ میں کلام اللہ کے بعد فصاحت و بلاغت میں کلام نبویؐ کا مقام ہے۔ (الخطابۃ العربیہ ص ۴۸ الادب العربی و تاریخہ ص ۳۴)

آپؐ کا اسلوب خطابت و بلاغت چونکہ فیضان الٰہی کا نتیجہ تھا اس لئے اس میں وحی الٰہی کے اثرات نمایاں تھے۔ آپؐ کے اسلوب تکلم و خطابت میں تکلف و تصنع نہیں تھا، بلکہ سادہ و سلیس مگر پُرکشش اسلوب لفظی کے ساتھ نازک معانی بیان فرماتے تھے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ:۔

"لوگوں نے آپؐ کو ہمیشہ انتہائی راستگو، صائب کامل، صاحب فضیلت و معصومیت اور شرف ربانی کی تائید سے متصف پایا تو وہ جان گئے کہ یہ حکمت کا پھل اور توفیق ایزدی کا نتیجہ ہے اور یہ حکمت تقویٰ کا پھل اور اخلاص کا نتیجہ ہے۔"

(البیان ۴/۳۱)

شعراء نے بھی فصاحت نبویؐ کا اعتراف اور مدح سرائی کی ہے، عہد نبوت کے مشہور شاعر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

لَوْلَمْ تَکُنْ فِیْہِ اٰیَاتٌ مُّبِیْنَۃٌ
کَانَتْ بَدِیْھَتُہٗ تُنْبِیْکَ بِالْخَبَرِ

"اگر آپؐ کے پاس اعجاز قرآنی کی واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپؐ کی خطیبانہ بداہت گوئی تجھے حقیقت حال کی خبر دے دیتی۔"

امام بوصیری فصاحت نبوی کا اعتراف کرتے ہوئے یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں: ؎

کَفَاکَ بِالْعِلْمِ فِی الْاُمِّیِّ مُعْجِزَۃً
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَالتَّاْدِیْبِ فِی الْیُتْمِ

"نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معجزہ کافی تھا کہ دور جاہلیت کی تاریکیوں کو علم سے روشن کردیا اور یتیم ہوتے ہوئے بھی آپؐ کو دست قدرت نے ادب سکھا دیا۔"

مصری شاعر احمد شوقی خطابت نبویؐ کے اثر انگیز اسلوب کا نقشہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے ؎

وَاِذَا خَطَبْتَ فَلِلْمَنَابِرِ ھِزَّۃٌ
تَعْرُو النَّدِیَّ وَلِلْقُلُوْبِ بُکَاءٌ

"جب آپؐ خطبہ ارشاد فرماتے تو منبر بھی جھوم اٹھتے تھے محفل پر لرزہ طاری ہوجاتا اور دل رونے لگتے"

آپؐ کے اسلوب خطابت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپؐ کے کلام کے الفاظ کی تعداد کم ہوتی تھی مگر معانی کی مقدار زیادہ ہوتی تھی۔ الفاظ میں کفایت شعاری سے کام لینا، قادر کلام خطیب کے اہم خصائص میں سے متصور ہوتا ہے آپؐ کے کلام میں یہ کیفیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپؐ کے کلام میں تکلف و تصنع کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا، باچھیں کھول کر گفتگو کرنا (تشدیق) گلے کی گہرائی سے آواز نکالنا (تقعیب) اور یاوہ گوئی (ثرثرہ) سے آپؐ کو نفرت تھی چہ جائیکہ ان چیزوں کا آپؐ کے خطبات میں کوئی شائبہ نظر آتا، جہاں بات کا طول دینا اور تفصیل پیش کرنا ہوتا آپؐ شرح و بسط سے کام لیتے اور جہاں اجمال و اختصار مناسب ہوتا وہاں موقعہ کے مطابق اختصار و جامعیت سے کام لیا جاتا۔ آپؐ کے کلام میں نامانوس اور سوقیانہ الفاظ کبھی نہیں ہوتے تھے آپؐ جب بھی تقریر فرماتے حکمت و دانش کے موتی برستے ہوئے نظر آتے تھے۔ آپؐ کی بات اس قدر واضح اور عام فہم ہوتی کہ کسی سطح ذہنی کے مالک انسان کو دوبارہ سننے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ آپؐ کا کلام ہر نقص اور لغزش سے پاک ہوتا تھا خطابت میں ایسا مدلل انداز اختیار کرتے کہ بات سامعین کے دلوں میں اتر جاتی تھی طویل تقریر بھی مختصر مگر پُرمغز جملوں پر مشتمل ہوتی۔ ہمیشہ حق و صداقت کی بات کرتے الفاظ کے ہیر پھیر کا سہارا کبھی نہ لیتے۔ اسلوب بیان میں نہ تو سست روی کا مظاہرہ ہوتا اور نہ تیزی اور جلد بازی کا۔ اس میں لفظ و معنی کا توازن بھی ہوتا تھا۔ اور اثر انگیزی و مقصد کی بلندی بھی، کلام نبوت سے سہل تر مگر ساتھ ہی فصیح ترین کلام کسی کا نہ ہوتا تھا! محمد بن سلام نے یونس بن حبیب کا قول نقل کیا ہے "فصاحت و بلاغت کے جو اعلیٰ نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے میسر آئے ہیں وہ کسی اور خطیب کے کلام سے میسر نہ آسکے جاحظ نے کیا خوب نقشہ پیش کیا ہے۔

"اگر آپؐ تقریر کو طول دیتے تو اس انداز سے کہ کلام کو ہر طول دینے والا اس سے عاجز تھا اور جب اختصار سے کام لیتے تو ہر خطیب کے آخری درجہ کمال کو بھی شکست دے دیتے تھے لکھنے اور شعر کو موزوں پڑھنے کے علاوہ کلام نبوت میں فصاحت و بلاغت کی ہر ایک خوبی موجود تھی۔" (البیان ۴/۳۱)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کی طرح جلدی جلدی نہیں بولتے تھے، بلکہ آپؐ کا کلام واضح اور صاف ہوا کرتا تھا۔ مجلس میں آپؐ کی باتیں سننے والا آسانی سے انہیں حفظ کر سکتا تھا۔ (الجامع الصحیح الترمذی)

امام بخاری کی روایت کے مطابق عام گفتگو میں آپؐ اپنی بات کو تین تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ آپؐ کے الفاظ سننے والے کے ذہن نشین ہوجائیں حتیٰ کہ اگر کوئی آپؐ کی گفتگو کے الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ آپؐ کا کلام ہمیشہ سادہ اور بے ساختہ ہوتا تھا جس میں ترتیب اور سلیقہ نمایاں ہوتا تھا۔ (صحیح البخاری، کتاب العلم احیاء علوم الدین ۲/۴۷۲)

جاحظ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہم مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے طویل خطبات بھی ارشاد فرماتے لیکن محض بات بڑھانے یا طویل گفتگو پر اپنی قدرت کے اظہار کے لئے کبھی طویل خطبہ نہیں دیا بعض اوقات کئی کئی گھنٹے بھی آپؐ نے خطبہ وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھا۔ صحابہؓ سے منقول ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے اتنی طویل تقریر فرمائی کہ مسلسل کئی نمازیں تقریر میں وقفہ ڈال کر ادا فرمائیں اور نماز سے فارغ ہوتے ہی تقریر کا سلسلہ جہاں چھوڑتے وہیں سے دوبارہ آغاز فرما دیتے اس خطبہ میں آپؐ نے ماضی و مستقبل (مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ) کی تمام کی تمام باتیں اپنے صحابہؓ کو سمجھا دیں۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن آپؐ نے نماز عصر کے بعد خطبہ ارشاد فرمانا شروع کیا اور غروب آفتاب تک جاری رکھا اگر دیکھا جائے تو یہ دفعہ دو گھنٹے کے قریب بنتا ہے (ادب الحدیث النبوی ۱۰۶)

شمائل ترمذی میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت ہے جس کے مطابق انہوں نے ہند بن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز تکلم اور اسلوب بیان کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ مسلسل رنج و محن اور ہمیشہ فکر میں رہتے (متواصل الاحزان دائم الفکرۃ) آرام نہیں فرماتے تھے۔ طویل مدت تک خاموش رہتے اور صرف ضرورت کے وقت بات کرتے تھے۔ بات کا آغاز کرتے یا بات ختم کرتے وقت ہی منہ کھولتے تھے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپؐ کا کلام جوامع الکلم پر مشتمل ہوتا تھا جو واضح اور فیصلہ کن اسلوب کا رنگ لئے ہوئے ہوتے تھے۔ ان میں نہ تو فالتو بات ہوتی اور نہ کسی کمی یا کوتاہی کا احساس ہوتا، نہ تو آپؐ سخت طبیعت تھے اور نہ ناقص مزاج، چھوٹی سے چھوٹی نعمت ربانی کی بھی قدر کرتے تھے اور کسی بھی نعمت کو بُرا نہ کہتے تھے البتہ کھانے پینے کی چیز کی نہ تو اچھائی بیان کرتے اور نہ بُرائی، دنیا اور اس کی باتوں پر آپؐ کو کبھی غصہ نہ آیا۔ مگر جب حق و صداقت پر حرف آنے لگتا تو پھر آپؐ کے غیض و غضب کو کوئی روک نہیں سکتا تھا۔ جب تک حق کا بدلہ نہ لے لیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے، اپنی ذات کے لئے نہ تو آپؐ ناراض ہوتے اور نہ لڑتے جھگڑتے تھے جب بات کرتے ہوئے اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے جب تعجب اور حیرت کا اظہار کرتے تو ہتھیلی کو اُلٹ کر اشارہ کرتے بات کرتے وقت دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندرونی حصے سے ملاتے تھے جب ناراض ہوتے تو منہ دوسری طرف کر لیتے جب خاموشی کا اظہار مقصود ہوتا تو آنکھیں موند لیتے تھے آپؐ کے ہنسنے کی انتہائی حد ایک مسکراہٹ تھی، آپؐ مسکراتے ہوئے یوں لگتے تھے جیسے بادل کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔" (شمائل ترمذی ص۱۵)

خطابت میں آواز کو جو دخل ہے سامعین کے لئے آواز کی کھنک کے ساتھ ساتھ حسن صوت یا خوش آواز ہونا بے حد اثر انگیز ہوتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ نے زورِ خطابت کے علاوہ حسن صوت سے بھی نوازا۔ نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام کا فصل خطاب سے متصف انداز خطاب بھی مشہور تھا لیکن اس کے ساتھ ہی لحن داؤدی کا پُر اثر و پرسوز اسلوب بھی ایک عطیہ خداوندی تھا جس سے جن و انس چرند و پرند کیا دشت و در بھی جھوم اٹھتے تھے۔ (البیان والتبیین ۲۹۴/۳)

نبی امی افصح العرب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالےٰ نے جوامع الکلم اور فیصلہ کن اسلوب خطابت کے ساتھ ہی حُسنِ صوت سے بھی نوازا تھا، آپؐ جمیل الصوت (خوش آواز) بھی تھے اور جہیر الصوت (بلند آواز) بھی۔ چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن صورت کے ساتھ ساتھ حُسنِ صوت کی نعمت سے بھی نوازا تھا اس لئے سامعین کو آپؐ سے فاصلے پر بھی آپؐ کی بات صاف سنائی دیتی تھی اور آپؐ کی آواز کی شیرینی سے اہل ایمان کو حلاوت بھی نصیب ہوتی تھی، صحابہ کرامؓ ہمہ تن گوش ہو کر آپؐ کے ارشادات سُنتے رہتے اور محویت کے عالم میں دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ۳۷۶/۱)

موقعہ کی مناسبت سے آگاہی اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا خطیب کی حاضر جوابی اور کمال مہارت کی دلیل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خطابت کی محفوظ روایات سے یہ عیاں ہے کہ موقعہ کی مناسبت سے بات کر کے اثر ڈالنے اور سامعین اور ان کے ماحول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے میں اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال عطا کیا تھا۔ تقریر کو اثر انگیز بنانے کے لئے قدرت ربانی نے آپؐ کی طبیعت میں ایک خاص ملکہ ودیعت کیا تھا، مخاطبین کو اپنی طرف ہمہ تن متوجہ رکھنے اور اپنے پیغام کو ان کے دلوں کی گہرائیوں میں اتارنے میں کوئی خطیب آپؐ سا پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا انشاء اللہ! مکہ کے لوگ آپؐ کی صداقت و امانت پر مکمل اعتماد رکھتے تھے اپنے اوّلین خطبہ میں آپؐ نے اسی اعتماد کے سہارے پیغام ربانی کو ان کے دلوں میں اتارنے کی کوشش کی، غزوہ حنین کے موقع پر انصار مدینہ کی قناعت پسندی کو محور بنا کر سوال و جواب کے انداز میں اپنے خطبہ کو پُر اثر بنایا، خطبہ حجۃ الوداع میں بھی کچھ اس قسم کی کیفیت نظر آتی ہے۔

موقع و محل کی مناسبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی بات کو مؤثر بنانے میں افصح العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نظیر نہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ والی روایت ابھی گذری ہے جس کے مطابق آپؐ نے عصر کے بعد صحابہ کرامؓ کو دنیا کی بے ثباتی اور قرب قیامت کے بارے وعظ فرمایا۔ تقریر کرتے کرتے جب نگاہ نبوت نے ڈوبتے ہوئے سورج کو ملاحظہ فرمایا تو فوراً ارشاد ہوا۔

انّہ لم یبق من الدنیا فیما مضیٰ الا کما بقی من یومکم ھذا فیما مضیٰ۔

ترجمہ:- دنیا کی گذشتہ عمر کے مقابلے میں اب اس کی عمر کا حصہ اتنا ہی باقی رہ گیا ہے جتنا آج کے گذشتہ وقت کے مقابلے میں اب غروب آفتاب کے وقت یہ وقفہ رہ گیا ہے۔"

قرب قیامت اور دنیا کی ناپائیداری کے متعلق یہ عمدہ ترین اور برمحل استدلال تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھنے میں آیا۔

خطابت نبویؐ کے اسلوب بلاغت کے متعلق استاذ عباس محمود العقاد نے ایک انوکھا نکتہ پیدا کیا ہے کہ ابلاغ و تبلیغ آپؐ کے مشن و منصب کا دوسرا نام تھا اس لئے فصیح و بلیغ ہونا بھی آپؐ کے منصب کا حصہ ٹھیرا اور اسی لئے بلاغت آپؐ کے کلام کی نمایاں خصوصیت تھی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع میں آپ بار بار یہ الفاظ دہراتے چلے گئے الا ھل بلّغتُ: کیا میں نے پیغام حق واضح طور پر پہنچا دیا ہے؟!

(عبقریت محمد: ص ۱۰۸)

علامہ محمد عطیۃ الابراشی نے خطابتِ نبویؐ کے فصیح و بلیغ اسلوب پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلوب خطابت فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ مدارج پر تھا جو واضح الفاظ اور عمدہ عبارات پر مشتمل ہوتا تھا جس میں تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ جوامع الکلم کا آئینہ دار ہوتا تھا آپؐ کو اللہ تعالےٰ نے تمام قبائل عرب کی لغات، لہجات کا علم عطا فرما دیا تھا اس لئے آپؐ ہر قبیلے کے لوگوں سے ان کے اپنے لب و لہجہ میں گفتگو کرتے تھے۔ قریشِ مکہ انصار مدینہ اور اہل نجد و حجاز کے ساتھ آپؐ جو انداز تکلم اختیار کرتے تھے وہ اس سے مختلف ہوتا تھا جو آپؐ یمن و حمیر اور قحطانی عربوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اختیار کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے تو آپؐ فرمایا کرتے:-

"یہ تو میرے رب نے مجھے سکھلایا ہے اور قرآن مجید بھی میری زبان پر ہی نازل کیا گیا ہے۔" (الشفاء ۷۷/۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب کبھی میدان جہاد میں مجاہدینِ اسلام سے خطاب فرماتے تو اپنی قوس (کمان) کا سہارا لیتے تھے کبھی یونہی فرش پر بغیر کسی سہارے کے بھی خطبہ ارشاد فرماتے اور کبھی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرماتے تھے۔

(سیرت النبیؐ ۲۳۴/۲)

ہجرت کے بعد مسجد نبویؐ میں ایک عرصہ تک آپؐ کھجور کے ایک تنے کے سہارے تقریر فرماتے رہے۔ جب اہل اسلام کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپؐ کے لئے ایک منبر بنوا دیا تھا تاکہ خطبہ کے دوران رخ نبویؐ کو دیکھنے کی سعادت سب کو نصیب ہو۔ آپؐ نے مخصر (لاٹھی) اور قضیب (لکڑی) کے سہارے بھی خطبہ دیا۔ کبھی کبھی آپ عصا کے سہارے بھی خطبہ دیتے تھے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ یہی عصائے نبویؐ بعد میں خلفائے راشدین کو منتقل ہوتا رہا اور وہ خطبہ کے دوران اسی سنتِ نبویؐ پر عمل کرتے رہے۔ یہ عصا بعد میں اموی پھر عباسی اور سب سے آخر میں عثمانی خلفاء کو منتقل ہوتا رہا کہا جاتا ہے کہ آخری اُموی خلیفہ نے اپنا انجام دیکھ کر اپنے غلام کو حکم دیا کہ چادر نبویؐ اور عصائے نبویؐ کہیں دفن کر دے مگر اس نے یہ دونوں چیزیں دفن کرنے کے بجائے عباسیوں کے سپرد کر دی تھیں۔

(طبقات ابن سعد: ۹۰/۱)

حدیث و سیرت کی کتابوں میں خطبہ کے دوران آپؐ پر جوش و جذبہ کی جو کیفیت طاری ہوتی تھی اسے بھی راویوں نے تفصیل سے بیان کیا ہے موقعہ کی مناسبت سے جب آپؐ جوش میں آتے تو آنکھیں سُرخ ہو جاتی تھیں، آواز گرجدار اور بلند ہو جاتی تھی، اللہ کی قوت و جبروت اور اس کی ہیبت کے سامنے کائنات کی حقیر حیثیت کا ذکر ہوتا تو آپؐ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے جوش خطابت کے عالم میں انگلیاں اُٹھتی جاتی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے آپؐ لشکرِ اسلام کو جہاد کے لئے ہاتھ کے اشاروں سے جوش دلا رہے ہیں! جسم مبارک جھومنے لگتا تھا، کبھی مٹھی بند کر لیتے اور کبھی کھول دیتے تھے۔ (زاد المعاد: ۴۸/۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپؐ کے ایک خطبے کے دوران جوش خطیبانہ کی تصویر پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالق جبار اس زمین و آسمان کو اپنی مٹھی میں لے لیگا۔ پھر ساتھ ہی اپنی مٹھی کو بند کر لیا پھر کبھی اپنی مٹھی بند کرتے کبھی کھول دیتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ منبر پر کبھی دائیں جانب جھکتے اور کبھی بائیں جانب جھک جاتے حتیٰ کہ میں نے منبر نبوی کو لرزتے ہوئے دیکھا تو یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ منبر دائیں بائیں گر پڑے گا! (سنن ابن ماجہ: ۲۴۷/۲)

ماخوذ "درویش" لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات
نون سین

مشرقی جرمنی — مغربی جرمنی

روس کو آہنی پردے کے پیچھے چھپا ہوا ملک کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے اور دوسرے ممالک کے مابین کوئی پردہ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی چیز تصورات پر حاوی ہو تو کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی وقت وہ عملی شکل وصورت بھی اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ عالمی جنگ دوم میں جب جرمنی کو شکست ہوئی تو اس کے کچھ عرصے بعد اسے مشرقی اور مغربی جرمنی میں تقسیم کرنے کے لئے آج سے ۲۸ سال قبل ایک بلند و بالا مضبوط دیوار کھڑی کر دی گئی جسے عام طور پر برلن وال یعنی برلن دیوار کہا جاتا ہے۔ تصوراتی آہنی پردے کے پیچھے رہنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ نہ اس سے دلوں کو تسکین میسر آ سکتی ہے۔ لیکن اگر آنکھیں ایک دیوار کو بھی اپنے سامنے دیکھیں اور خود دیوار سے ٹکرا کر واپس آئیں تو یہ دیوار بھی زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ مغربی جرمنی کے لوگ تو آزادانہ طور پر تمام ممالک کے باشندوں سے ملتے تھے اور تمام ممالک کے باشندے مغربی جرمنی میں آسانی سے آجا سکتے تھے لیکن مشرقی جرمنی آہنی پردے کے پیچھے بسنے والے ملک کے ساتھ مل گیا اور انہیں جیسا ہو گیا لیکن یہ الگ تھلگ رہنے والی کیفیت زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جا سکی۔ چنانچہ گزشتہ کئی دنوں سے مشرقی جرمنی میں یہ رو چل رہی تھی کہ وہاں کے باشندے کسی نہ کسی طرح فرار ہو کر مغربی جرمنی پہنچ رہے تھے۔ بعض مقامات پر انہیں روکا بھی جاتا تھا مگر اس کے باوجود وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے۔ احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے اور لوگوں نے اس مطالبے پر زور دینا بھی شروع کر دیا کہ انہیں سفر کی اجازت ہونی چاہئے اور وہ مغربی جرمنی جانے کے لئے آزاد قرار دئے جائیں۔ حال ہی میں مشرقی جرمنی کے صدر نے استعفیٰ دیا اور نسبتاً ایک کم عمر صدر اور خاصی حد تک آزاد خیال کا تقرر ہوا۔ چنانچہ گزشتہ جمعرات یعنی ۹ نومبر کو مشرقی جرمنی کے باشندوں کو اس بات کی اجازت دے دی گئی کہ جو مغربی جرمنی جانا چاہیں تو وہ کسی راستے سے بھی جا سکتے ہیں۔ اس خوشی میں لوگوں نے ہتھوڑے لے کر برلن وال یعنی برلن کی دیوار کو گرانا شروع کر دیا اور اس میں کئی جگہ بڑے بڑے سوراخ کر کے راستے بنا لئے۔

پولٹ بیورو کے ایک ممبر گنٹر شابوسکی (GUENTER SCHABOWSKI) نے مشرقی برلن میں ایک نیوز کانفرنس میں اس بات کا اعلان کیا کہ جو لوگ مغربی جرمنی جانا چاہتے ہیں وہ بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ مشرقی جرمنی کے تمام لوگ مشرقی جرمنی کی سرحد پر کہیں سے بھی دوسری طرف جانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ جو لوگ صرف وہاں رشتے داروں یا دوستوں سے ملاقات کے لئے جانا چاہیں وہ تو ویزا لے کر جائیں اور یہ ویزا نہایت آسان طریق پر مل جائے گا۔ اگرچہ ملاقات کے قیام کا دورانیہ تو بیان نہیں کیا گیا لیکن اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جو وہاں رہائش پذیر ہونا چاہیں انہیں کسی ویزے کی ضرورت نہیں۔ یہ قاعدہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ سفر کے متعلق ایک نیا ترمیم شدہ قاعدہ منظور نہیں کر لیا جاتا۔ شابوسکی نے کہا ہے کہ اس قاعدے کے مطابق مشرقی جرمنی کے لوگ سرحد کی ہر چیک پوسٹ سے گزر کر مغربی جرمنی جا سکیں گے۔ کچھ لوگوں نے چیکوسلواکیہ کے ذریعے مغربی جرمنی جانا شروع کر دیا تھا۔ لیکن وارسا پیکٹ کی وجہ سے مشرقی جرمنی کو یہ بات قابل قبول نہیں تھی۔

مغربی جرمنی کی حکومت کا خیال ہے کہ ۱۵ لاکھ افراد نے وہاں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ اب تک دو لاکھ داخل ہو چکے ہیں جن میں سے نصف تعداد ایسی ہے جو باقاعدہ قانونی طور پر وہاں گئے ہیں۔ حالات نے جو رخ اختیار کیا ہے۔ اس کے پیش نظر چانسلر کوہل کو پولینڈ کے دورے کے دوران ہی واپس آ کر اپنی کیبنٹ سے مشورہ کرنا پڑا۔ یہ دورہ ۶ روزہ تھا اور کیبنٹ سے مشورہ کے بعد چانسلر کوہل واپس پولینڈ چلے گئے تاکہ اپنا دورہ مکمل کر سکیں۔ جارج بش (امریکی صدر) نے مشرقی جرمنی کے فیصلے کو سراہا ہے۔ اگرچہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے آہنی پردے کا تصور ختم نہیں ہو سکتا۔

یاد رفتگاں

دین محمد شاہد۔ مربی سلسلہ

خواجہ عبدالرحمن

اس دار فانی میں جو آیا ایک نہ ایک دن اس نے خدا کے سامنے پیش ہونا ہے وہ شخص بڑا ہی خوش قسمت ہے جو قانون فطرت کے مطابق اپنی پیدائش کے وقت روتا ہے مگر جب ایک طویل خادمانہ زندگی گزار کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے تو ایک دنیا اس کی وفات پر اس کی جدائی میں روتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک جنازہ گزرا۔ لوگ اس کی نیکیوں کا ذکر کر کے اس کی تعریف کر رہے تھے۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا ــ "وَجَبَتْ" یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے حضور کے فرمان "وَجَبَتْ" کا مطلب دریافت کیا۔ حضورؐ نے جواب میں فرمایا لوگ جس کی وفات پر نیکیوں کی بناء پر تعریف کر رہے ہوں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی! یہی صورت حال نیک سیرت خادم خلق اور مخلص خادم دین خواجہ عبدالرحمن کی وفات پر دیکھنے میں آئی ہے۔ کیا راولپنڈی کیا گوجرخان کیا اوکاڑہ اور کیا ربوہ ہر جگہ ایک دنیا ان کی نیکیوں اور خدمات کی بناء پر ان کا ذکر خیر کر رہی تھی۔ اس ذکر خیر کی بناء پر خدا کے فضلوں پر یقین کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ان کے لئے بھی جنت واجب ہو گئی۔ محتاج و مستحقین بکثرت ان کی نیکیوں کی وجہ سے خواجہ صاحب کی تعریف کر رہے تھے بیوگان اور یتامیٰ ان کی خدمات کا تذکرہ کر رہے تھے "زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو" کے مطابق خواجہ عبدالرحمان کی وفات پر بکثرت ان کی نیکیوں کی بناء پر ذکر خیر ان کے جنتی ہونے کی علامت ہے۔

خواجہ عبدالرحمان اپنے تمام اعزہ واقرباء دوستوں کو مل کر جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کی نیت سے یوگنڈا میں اپنے واقف زندگی بیٹے کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے مگر الٰہی تقدیر کے مطابق اپنی دوسری اہلیہ صاحبہ کے ساتھ دوران سفر مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء کو نیروبی ایئرپورٹ پر دل کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ اطلاع ملنے پر ان کے بیٹے ڈاکٹر عطاء الرحمان ان کی نعش کو لیکر پاکستان آئے۔

وفات سے قبل ڈاکٹر عطاء الرحمان کو اللہ تعالیٰ نے ایک خواب میں یہ نظارہ دکھایا تھا کہ والد صاحب والدہ صاحبہ کے ہمراہ یوگنڈا آرہے ہیں مگر نیروبی ایئرپورٹ پر والدہ پریشانی کی حالت میں رو رہی ہیں۔ اور والد صاحب موجود نہیں! اس خواب کے عین مطابق خواجہ عبدالرحمان نیروبی ایئرپورٹ پر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

خواجہ عبدالرحمان صاحب نے جہاں تک ہو سکا متعدد بیوت الحمد کی تعمیر و مرمت میں دل کھول کر حصہ لیا۔ راولپنڈی، بھون، چکوال، مری، گوجرخان، اوکاڑہ کے مقامات پر بیوت الحمد کی تعمیر و مرمت ان کی خدمات کی یادگار ہیں۔ درجنوں سلائی کی مشینیں خرید کر بیوگان اور مستحق خواتین میں تقسیم کیں۔ سینکڑوں بستر تیار کروا کر مستحقین کو دیئے۔ ہر سال اچار کے چار ٹین تیار کروا کر مستحق گھروں میں تقسیم کرتے تاکہ ان کا بھی گزارہ ہو جائے۔ دینی تقریبات اور جلسوں میں شوق سے سینکڑوں افراد کا کھانا خود تیار کروا کر کھلاتے اور خوشی محسوس کرتے کہیں پانی کا کوئی چشمہ کسی جنگل میں پھوٹتا جس کا پانی ضائع ہونے سے بچانے کیلئے دیوار بنا کر اسے محفوظ کرتے تاکہ راہگیر اور مسافر لوگ جنگل میں پانی پی سکیں۔ گھریلو زندگی میں ہر چھوٹا اور بڑا ان کی نصائح اور ہدایات کو قبول کرتا۔ اور خواجہ صاحب کے اشاروں کو فیصلہ سمجھ کر قبول کرتے۔ مربیان اور خادمین سلسلہ احمدیہ کی خدمت کو اپنے لئے باعث راحت و خوشی جانتے۔ خاکسار کی چار کتب بھی خواجہ صاحب کے تعاون سے شائع ہوئیں۔

آپ کو رمضان المبارک کا آخری عشرہ بیت المبارک ربوہ اور قادیان دارالامان میں گزار کر دعائیں کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ نظام وصیت میں شامل تھے۔ وفات سے قبل ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم حصہ وصیت میں خود ادا

باقی صـ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۰۲ MRS. HAJJAH 9is RODISH W/O DR. ENDUNG KODIR پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸/۱۰/۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیور طلائی 200G مالیتی 3.8.000/- (۲) حق مہر RP 50.000/- اس وقت مجھے مبلغ 185.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS. HAJAH 9IS RODIAH KP. LEGOK ONCOM, DR SUKAMULYA, SINGAPARNA, TASIKMALAYA (SABER) گواہ شد نمبر ۱۔ E. KOMARUDIN S/O WIRAMANGGALA DESA CINTARAJA SINGAPARNA. گواہ شد نمبر ۲۔ H. HARIS SUMIARTA S/O H. MAKSUDIN DESA SUKAMULYA SINGAPAMA TASIKMALAYA INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۹۵:۔ میں اعجاز احمد ولد فضل کریم صاحب قوم بھٹی پیشہ معلم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی۔ ساکن چک سکندر ۳۰ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۳/۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان پانچ مرلہ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے حصہ دار میرے علاوہ تین بھائی اور دو بہنیں ایک والدہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۶۱/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد معلم وقف جدید نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۸۴۰۰ ۲۵/۱۱ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد احمد فیض معلم وقف جدید نصیر آباد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۹۱:۔ میں رسول بی بی زوجہ چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹/۴/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے نقد موجود ہے (۲) نقدی مبلغ ۹۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ بیٹوں سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رسول بی بی زوجہ چوہدری محمد خان صاحب P/O خاص تحصیل وضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری محمد خان (خاوند) گولیکی گجرات۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری مبشر احمد ولد چوہدری محمد خان P/O خاص گولیکی ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۷۲۰۳ 9 ABIDIN S/O DJOENA پیشہ زراعت عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۵۵ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت مالیتی RP 2.500.000/- (۲) رہائشی مکان مع پلاٹ مالیتی RP 3.000.000/- اس وقت مجھے مبلغ 16.700/- روپے ماہوار بصورت جائیداد مندرجہ بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ABIDIN S/O DJOENA 9UKADANA BARU P/O GARUT JAWA-BARAT انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ APON WARMANA S/O ADIDIN. SUKADANA BARU. GARUT (JABAR) گواہ شد نمبر ۲۔ E. RIANTO S/O ABIDIN SUKADANA BARU GARUT (JABAR)

مسل نمبر ۲۷۲۰۴:۔ 9 MRS WIWIN W/O HIDAYATULAH پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۱۰ گرام مالیتی RP 70.000/- (۲) حق مہر RP 40.000/- اس وقت مجھے 30.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS. WIWIN W/O HIDAYATULAH KAMPUNG BADAKPAEH SINGAPARNA JAWA-BARAT. گواہ شد نمبر ۱۔ E. KOMARUDIN S/O WIRAMANGGALA KANPUNG CINTARAJA SINGAPARNA-TASIKMALAYA. گواہ شد نمبر ۲۔ QUSOY S/O H. SARBINI BADAKPAEH NO. 494 CIPAKAT, SINGAPARNA TASIKMALAYA 46417.

مسل نمبر ۲۷۲۰۵:۔ میں چوہدری محمد یعقوب ولد چوہدری محمد رمضان صاحب پیشہ کاروبار عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن لائبیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دو مستعمل کاریں مالیتی 3000/- $ لہ (۲) زیر استعمال ریفریجریٹر 400/- $ لہ (۳) زیر استعمال ٹی وی سیٹ 200/- $ لہ (۴) گھڑی کلائی 50/- $ لہ (۵) سپیئر پارٹ آٹو موبائل 4000/- $ لہ (۶) ۱۳ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۳ ر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ مالیتی 156000/- روپے (۷) مکان واقع چک ۳ ر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- $ لہ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ۴۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد۔ CH, MUHAMMAD YAQOOB
S/O CH, MUHAMMAD RAMZAN
MONROVIA BOX 1424 LIBERIA.
گواہ شد نمبر ۱۔ حیدر علی ظفر ولد رستم علی
P.O. BOX 618 MONROVIA LIBERIA
گواہ شد نمبر ۲۔ IBITOLA A.
ONANUGA MR. IBITOYE T.
ONAWGA , P.O. BOX 618
- MONROVIA LIBERIA.

مسل نمبر ۲۷۲۰۶۔ MRS. ETI ROHAYATI W/O YAYAT SURYAMANA پیشہ ٹیچر عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان رہائشی مع پلاٹ مالیتی RP 3,000,000/- (۲) ایک سیٹ طلائی زیور ۲۵ گرام مالیتی RP 500,000/- (۳) حق مہر مبلغ 400,000/- اس وقت مجھے مبلغ 75,500/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ MRS. ETI
ROHAYATI W/O YAYAT SURYAMANA. DESA CIPUTRI, SINGAPARNA, TASIKMALAYA (JABAR)
گواہ شد نمبر ۱۔ TING SOLIHIN S/O SUHANTA DESA CIPAKATSINE. KOMA -
گواہ شد نمبر ۲۔ GAPARNA RUDIN S/O WIRAMANGGALA DESA CINTARAJA SINGAPARNA.

مسل نمبر ۲۷۲۰۷۔ MRS. RATNASIH W/O MUNIR AHMAD پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت 420 S.M مالیتی RP 3.000.000/- (۲) طلائی زیورات 10 GRAM مالیتی RP 230.000/- (۳) حق مہر مبلغ RP 69.000/- اس وقت مجھے مبلغ 240.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ MRS. RATNASIH
W/O MUNIR AHMAD. CISALADA
RT. II RK. V CIAMPEA UDIK
BOGOR - JAWA - BRAT. INDONESIA
گواہ شد نمبر ۱۔ BASYIRUDIN AHMAD
S/O MUHAMMAD ACA CISALADA
RT. II RK. V CIAMPEA UDIK BOGOR
گواہ شد نمبر ۲۔ ABDUL RADJAKA. S/O SATRIA. CISALADA RT
II. RK. V CIAMPEA UDIK.

اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

اخبار احمدیہ

ولادت

● محترمہ فاخرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل الرحمان صاحب مغل آف راولپنڈی کو ۸ اکتوبر ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "نوید الرحمان" رکھا ہے۔ نومولود مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمان صاحب مغل (ابن محترم میاں عبدالعزیز صاحب مغل آف لاہور) کا پوتا اور مکرم محمد اکبر صاحب اقبال آف کنری سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادم دین بنائے۔

اعلان نکاح

مکرم محمد سمیع اللہ ناصر صاحب (فیلڈ مینجر لیور برادرز پاکستان لمیٹڈ) ابن ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ایم اے بی ایڈ (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول کوٹ امیر شاہ) دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ دارالذکر لاہور نے ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرمہ زاہدہ اقبال صاحبہ بنت چوہدری اقبال احمد صاحب مقیم الفیصل ٹاؤن لاہور سے پڑھایا۔ ۱۷ نومبر ۸۹ء کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شرکت کی اور دعا کروائی۔

احباب جماعت سے اس نکاح کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

● مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی ۳۰ نومبر ۸۹ء کو ساڑھے سات بجے شب انتقال فرما گئیں۔ ان کی عمر ۵۴ برس تھی۔ موصوفہ مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کی صاحبزادی اور مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی انچارج یوگنڈا کی ہمشیرہ تھیں۔ وہ اپنے بہنوئی عبدالمنان خان مغنی صاحب کے پاس ربوہ آئی ہوئی تھیں عرصہ سے علیل تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے یکم دسمبر کو بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ انہوں نے اپنی یادگار ایک بیٹا عزیز محمد احمد چھوڑا ہے۔ اس کے لئے اور دیگر متعلقین کیلئے صبر جمیل عطا ہونے اور موصوفہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

توسیع اشاعت الفضل

● مندرجہ ذیل احباب نے توسیع اشاعت الفضل کیلئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم عظمت اللہ صاحب چوہدری ۵۰/- روپے
۲۔ مکرم نعمت اللہ صاحب چوہدری ۵۰/- روپے

تکمیل حفظ قرآن

● محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے بھتیجے عزیز احسان اللہ ولد چوہدری نعمت اللہ صاحب نے ۱۲ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ عزیز مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم ملک حافظ احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور عزیز موصوف کو نور قرآن سے منور فرمائے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰ فون: ۶۳۴
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امداد مریضاں فضل عمر ہسپتال

جن احباب نے فضل عمر ہسپتال کے ذریعہ مد امداد مریضاں میں پانچ صد یا اس سے زائد روپے کی رقم بطور عطیہ ادا کی ہے ان کے اسماء الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جن احباب نے اس مد میں براہ راست خزانہ میں یا مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ اس مد میں رقوم جمع کروائی ہیں یا ان کی رقوم براہ راست دفتر ہسپتال میں جمع ہوئی ہیں لیکن وہ پانچ صد روپے سے کم تھیں، احباب جماعت سے ان سب کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

۱۔ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ -/۳۶۰۰

۲۔ مکرم عبداللطیف صاحب انور سویڈن بذریعہ مکرم محمد احمد جلیل صاحب دارالقضاء ربوہ -/۵۰۰

۳۔ مکرمہ روبینہ نثار صاحبہ آف فیصل آباد -/۵۰۰

۴۔ والدہ صاحبہ مکرم اسلم حیات صاحب پراچہ سرگودہا -/۵۰۰

۵۔ مسعودہ صدیقہ صاحبہ زوجہ منور احمد صاحب مغل راولپنڈی بذریعہ مولوی بشیر احمد صاحب قمر -/۲۰۰۰

۶۔ مکرمہ مسز مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب کراچی -/۵۰۰۰

۷۔ مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب بی ٹی -/۱۰۲۰

۸۔ منجانب لجنہ اماء اللہ حلقہ شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی -/۶۰۰

۹۔ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب ملتان -/۱۰۰۰

۱۰۔ بیگم و سید وقار احمد شاہ صاحب ابن سید ناصر احمد شاہ صاحب کراچی معرفت ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ربوہ -/۸۰۰۰

۱۱۔ مکرم محمد احسن صاحب آف ملتان -/۸۰۰

۱۲۔ منجانب کیپٹن ایم ایچ حیبمہ صاحب آف ملتان بذریعہ مکرم میجر (ریٹائرڈ) داؤد احمد چوہدری ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ -/۱۰۰۰

۱۳۔ بیگم شمیم لطیف صاحبہ ہاؤس نمبر ۴، سٹریٹ ۱۶، F/۸/۳ اسلام آباد -/۵۰۰

۱۴۔ مکرمہ امۃ الرشید وہاب صاحبہ اہلیہ کلیم احمد صاحب آف سرگودہا -/۵۰۰

۱۵۔ مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ آف گوجر خان -/۵۰۰

۱۶۔ مکرم نعیم احمد صاحب بذریعہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ -/۵۰۰

۱۷۔ مکرم راجہ عبدالخالق صاحب بذریعہ مکرم میجر عبدالحمید صاحب دارالصدر شمالی ربوہ -/۵۰۰

۱۸۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب آف فیصل آباد -/۵۰۰

۱۹۔ مکرمہ نسیمہ شریف صاحبہ بیگم کرنل شریف صاحب آف کراچی -/۵۰۰

۲۰۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ -/۵۰۰

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

• پاکستان کی وزارت خارجہ نے بھارت کے نئے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ سے کہا ہے کہ وہ اس علاقے کو ایٹمی اسلحہ سے پاک رکھنے میں تعاون کرے پاکستان ایٹمی دوڑ میں نہ تو شریک ہے اور نہ ایٹمی ہتھیار بنانا چاہتا ہے۔

• سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی طرف سے افسروں کو پیپلز پروگرام ناکام بنانے کی ہدایت مرکز سے بغاوت ہے۔

• پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر خواجہ احمد طارق رحیم نے واضح کیا ہے کہ حکومت سینٹ کی قانونی حیثیت کو چیلنج نہیں کرے گی۔

• سندھ ہائی کورٹ نے قتل کے دو مقدمات میں وفاقی وزیر مختار اعوان کی ضمانت کی درخواست منظور کر لی ہے تاکہ وہ سیشن جج ملتان یا کسی اور مجاز عدالت سے رجوع کر سکیں یہ ضمانت دو ہفتوں کے لئے دی گئی ہے۔

• متحدہ حزب اختلاف نے قومی اسمبلی کے ۴۰ اراکین قومی اسمبلی کی رکنیت کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان اراکین نے سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں میں عہدے قبول کئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

• مشرقی جرمنی سے سابق کمیونسٹ لیڈر مسٹر ارک ھونیکر اور آنکے دوسرے بہت سے عمائدین کو انکے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ملک کے اعلیٰ مفادات کے تحفظ کیلئے کی گئی ہے۔ ڈپٹی پرمٹ پراسیکیوٹر نے بتایا کہ پولٹ بیورو کے ان تمام ارکان کو بھی ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے جنھیں اکتوبر میں معزول کیا گیا تھا۔

• چیکوسلواکیہ کی حکومت میں ردوبدل کے بعد کمیونسٹ پارٹی نے سرکاری طور پر حکومت پر کنٹرول ختم کر دیا ہے۔ وزیر اعظم نے حکومت میں شامل کمیونسٹ پارٹی کے گیارہ ارکان کے مستعفی ہونے کے بعد نئی حکومت تشکیل دی ہے نئی کابینہ ۹ غیر کمیونسٹ اور آٹھ کمیونسٹ وزراء پر مشتمل ہے۔

• فلپائن میں صدر کورزون اکینو کے حامی فوجیوں نے ایک اعلامیئے میں کہا ہے کہ انہوں نے منیلا میں باغیوں کے قبضے سے سات بلند عمارتیں چھڑا لی ہیں۔ یہ اطلاع فلپائن کے ریڈیو اور ٹیلی وژن نے دی ہے

• مشرق وسطیٰ کے ممالک میں منشیات کے استعمال اور اسکی سمگلنگ میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ دنیا کی اعلیٰ درجہ کی ہیروئن اسوقت ایران، افغانستان اور پاکستان کے راستے سمگل کی جا رہی ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔ • گوجرانوالہ فون ۴۲۸۴۴
• ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

بقیہ: یادرفتگاں

کی۔ جو نیک کام کرتے تو کہتے یہ سب کچھ اپنے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ کثیر لوگوں کی دعاؤں کے ساتھ ۲۲ جولائی کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

خواجہ عبدالرحمان صاحب نے ۶۲ سال عمر پائی۔ ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں سوائے ایک بیٹی کے جس کی منگنی ہو چکی ہے سب کی شادی ہو چکی ہے۔ چار پوتے پانچ پوتیاں چار نواسے اور تین نواسیاں انہوں نے بطور یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ خواجہ عبدالرحمان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

دمہ کورس
ASTHMA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۶۰

پرانا نزلہ کورس
CATARRH COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

زکام کورس
COLD COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

بندش ناک کورس
NASAL COURSE
مختصر کورس
قیمت -/۱۶

ٹی بی کورس
T.B COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۵۰

تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷